درس نظامی کا نصاب کئی صدیوں پرانا ہونے کی وجہ سے علماء پر اعتراض

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری

مصدق: مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-12658

تاریخ اجراء: 01 شعبان المعظم 1445ھ/12 فروری 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ لبرل لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض ہے کہ مولویوں کو جدید ٹیکنالوجی کے متعلق کچھ پتہ نہیں، ان کا تعلیمی درس نظامی نصاب کئی صدیوں پرانا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

درس نظامی نصاب کئی صدیوں پرانا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ غیر ضروری ہے، بلکہ یہ تو دلیل ہے کہ وہ مفید نصاب ہے، اس لیے اتنے عرصے سے رائج ہے۔ اگر یہ اصول بنایا جائے کہ جو بھی نصاب پرانا ہو جائے، وہ کارآمد نہیں تو دنیاوی بھی کثیر علوم ایسے ہیں جن کا نصاب بہت پرانا ہے۔

لبرل لوگ یہ بتائیں کہ درس نظامی میں دینی کتب چھوڑ کر کیا پڑھایا جائے؟ اگر لبرل کہیں کہ انجینئرنگ پڑھائی جائے تو ڈاکٹر اعتراض کریں گے کہ ڈاکٹری پڑھائی جائے، پھر وکلاء بھی کہیں گے کہ یہ بھی پڑھائیں، یوں تو سارے ہی علوم پڑھانے پڑیں گے۔ بالفرض محال یہ بھی کیا جائے تب بھی سیکولر و لبرل علماء سے خوش نہ ہوں گے کہ ان کا اصل مسئلہ دنیاوی تعلیم نہیں بلکہ دین ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ دین و علماء سے دور ہو جائیں۔ لبرل لوگوں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ وکلاء کو ڈاکٹری بھی پڑھنی چاہیے اور ڈاکٹر حضرات کو انجینئرنگ بھی پڑھنی چاہیے۔ اب تو ایک علم کے اندر بھی کئی کئی موضوعات پر اسپیشلائزیشن کی جاتی ہے اور اس پر فخر کیا جاتا ہے، لیکن خالص دینی تعلیم پر اعتراض کر کے اس کو مربہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ نہ صحیح طرح دین آئے اور نہ دنیا۔

درس نظامی کا نصاب در حقیقت عالِم بنانے پر مشتمل ہے جس طرح دیگر شعبہ جات میں پروفیشنل لوگوں کا نصاب ہوتا ہے۔ ایک عالم کے لیے ضروری ہے کہ اسے قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ اور عربی گرائمر سمیت دیگر دینی علوم کا

علم ہو، تا کہ وہ مسلمانوں کی صحیح طرح رہنمائی کر سکے، کیونکہ تمام مسلمان عالم بن جائیں ایسا ممکن نہیں جس طرح تمام لوگ ڈاکٹر وانجینئر نہیں بن سکتے۔

علمائے کرام نے موجودہ دور میں جن دنیاوی علوم کی ضرورت واہمیت ہے اس کو اپنے درس نظامی نصاب میں ضمنی طور پر شامل کیا ہے، اس کے برعکس دنیاوی تعلیمی نصاب میں دینی نصاب اب ضمنی بھی نہیں رہا، بلکہ تقریباً ختم ہی کر دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بی اے بلکہ ایم اے پاس شخص کو بھی وضو، نماز اور دیگر فرض عبادات کے اہم مسائل نہیں آتے۔

قرآن پاک میں ہے:﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔ (سورۃ التوبۃ، سورت9، آیت122)

اس آیت کے تحت صراط الجنان میں ہے: ”{وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ: اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا۔} یعنی علم حاصل کرنے کے لئے سب مسلمانوں کا اپنے وطن سے نکل جانا درست نہیں کہ اس طرح شدید حَرَج ہو گا، تو جب سارے نہیں جا سکتے تو ہر بڑی جماعت سے ایک چھوٹی جماعت جس کا نکلنا انہیں کافی ہو، کیوں نہیں نکل جاتی؟ تا کہ وہ دین میں فقاہت حاصل کریں اور اس کے حصول میں مشقتیں جھیلیں اور اس سے ان کا مقصود واپس آکر اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کرنا ہو، تا کہ ان کی قوم کے لوگ اس چیز سے بچیں جس سے بچنا انہیں ضروری ہے۔“

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ قبائلِ عرب میں سے ہر ہر قبیلہ سے جماعتیں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں اور وہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دین کے مسائل سیکھتے اور فقاہت حاصل کرتے اور اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے احکام دریافت کرتے۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرماں برداری کا حکم دیتے اور نماز زکوٰۃ وغیرہ کی تعلیم کے لئے انہیں اُن کی قوم پر مامور فرماتے۔ جب وہ لوگ اپنی قوم میں پہنچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو خدا عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے۔

یہ رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معجزۂ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑے عرصے میں دین کے اَحکام کا عالم اور قوم کا ہادی بنادیا۔"(صراط الجنان، جلد4، صفحہ265، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی امجدیہ میں صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"عالم ہونے کے لئے بہت سی کتابیں پڑھنے کی ضرورت ہے اور صرف بہت کتابیں نہیں، بلکہ بہت علوم وفنون پڑھنے کی حاجت ہے۔ حدیث، فقہ، تفسیر ، اصول فقہ، اصول حدیث اور ان کے مبادی و مقدمات۔"(فتاوی امجدیہ، جلد2، حصہ4، صفحہ98، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net